**OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"**
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
***Vol.11 Issue 12 December 2022***

# مدارس دینیہ میں رائج نصابِ سیرت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ اور عصری تحدیات

# A RESEARCH AND CRITICAL REVIEW OF THE CURRENT CURRICULUM IN RELIGIOUS SCHOOLS AND CONTEMPORARY CHALLENGES

**Dr. Abdul Razzaq**
*Assistant Professor, Govt. Graduate College of Science, Sumanabad, Faisalabad.*

**Dr. Muhammad Afzal**
*Member Faculty of Shari'a Jamia tur Rasheed, Karachi.*

**Abstract:** The education curriculum of any country is the real guarantor of the protection of that nation's philosophy of life, moral values, national and social tendencies, religious and cultural preferences. The Madrasahs of Pakistan have many merits in the current curriculum, but the curriculum of Sirat-ul-Nabi (peace be upon him) is insufficient and it does not fulfill the moral, social and academic needs of the society. In this critical review of the popular biography curriculum in Pakistani madrassas will be presented, in which the merits and demerits of the popular biography curriculum will be discussed and then the lines and methods, styles, methods and discussions of biography will be described. Based on this, the curriculum of the madrasahs can be made compatible with the contemporary demands and needs, new dimensions and contemporary trends so that all the faculties of the madrasahs are fully developed and they not only live according to the contemporary demands but also according to the teachings of the Holy Prophet (peace be upon him).

**Keywords:** Madrasahs, curriculum, Sirat-ul-Nabi, contemporary demands.

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی معاشرے میں انسانی شخصیت کا نکھار، اوصاف حمیدہ کا عروج، اخلاقی اقدار کی معراج اور تعمیرِ سیرت وکردار میں نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیوں کہ کسی بھی معاشرے کا نصاب تعلیم ہی اس قوم کے نظریہ حیات، اخلاقی اقدار، ملی وسماجی رجحانات، مذہبی وتمدنی ترجیحات کے تحفظ کا حقیقی ضامن ہوتا ہے۔ اگر کسی قوم کا نصاب تعلیم صحیح معنوں میں درست خطوط پر استوار نہ ہو تو وہ معاشرہ اور اجتماعیت اپنے مقصدِ حیات، اخلاقی اہداف ومقاصد اور نصب العین میں کماحقہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔

پاکستانی مدارسِ دینیہ میں رائج نصابِ تعلیم بلاشبہ جہاں ہزاروں خوبیوں سے آراستہ اور مزین ہے، علم میں رسوخ اور گہرائی پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے، وہاں اگر اس کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ خامیاں اور کمزوریاں بھی نظر آتی ہیں، جس کے اثرات ان مدارس سے فارغ التحصیل فضلاء میں نظر آتے ہیں اور عملی زندگی کے کئی شعبہ جات میں وہ کمزور دکھائی دیتے ہیں۔

سطورِ ذیل میں پاکستانی مدارس میں رائج نصابِ سیرت کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا، جس میں مروجہ نصاب سیرت کی خوبیوں اور خامیوں پر مدلل بحث کی جائے گی اور پھر ان خطوط وطرق، اسلوب ومناہج اور مباحثِ سیرت کو بیان کیا جائے گا جن کی بنا پر مدارس کے نصابِ سیرت کو عصری تقاضوں اور ضرورتوں، نئی جہتوں اور عصری رجحانات کے ہم آہنگ بنایا جاسکے تاکہ نہ صرف مدارس کے فضلاء کی تمام صلاحیتوں کی بھرپور نشو نما ہو بلکہ وہ اسوہ رسول اکرم ﷺ کے سانچے میں ڈھل کر پورے اسلامی معاشرے کو درپیش مسائل اور معاصر چیلنجز کا بھرپور مقابلہ کرنے کی مکمل علمی واخلاقی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

اس مقالے میں مندرجہ ذیل امور تفصیلاً زیر بحث لائے گئے ہیں۔

1۔ دینی مدارس میں رائج نصاب سیرت کا عصری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

2۔ مدارس دینیہ کے نصابِ سیرت میں اصلاحات کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

3۔ ان شعبہ جات کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں دینی مدارس کے طلباء کو بطور خاص مطالعہ سیرت کی ضرورت ہے۔

4۔ دینی مدارس کے نصاب سیرت میں معاصر تحدیات، عصری مسائل اور امت مسلمہ کی موجودہ صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے اصلاحات کا جامع خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

5۔ مقالہ کے آخر میں پوری بحث کا خلاصہ، نتائج بحث اور تجاویز و آراء کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

## پاکستان کے مدارس دینیہ میں رائج نصاب کا تاریخی پس منظر

برصغیر میں اسلامی علوم کا آغاز مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہو گیا تھا اور مسلمانان برصغیر ہمیشہ ان اسلامی علوم و فنون کو ارتقاء کی طرف لے گئے۔ دسویں صدی عیسوی میں سلطنت غزنویہ میں یہاں پر باقاعدہ اسلامی مدارس کا نصاب طے تھا، اس نصاب میں زیادہ تر اسلامی علوم کا غلبہ تھا،[1] جب کہ سکندر لودھی کے زمانے میں 1525ء میں اس میں تفسیر وحدیث کے بجائے عقلی علوم فلسفہ و منطق کو زیادہ اہمیت دی گئی[2]۔ جب کہ اکبر کے دور میں اس کی ذہنی و مذہبی آزادی کی وجہ سے اس نصاب میں بہت سے غیر اسلامی فنون شامل کیے گئے۔[3]

اکبر کے دور میں مرتب شدہ نصاب میں سب سے زیادہ تبدیلیاں ملا نظام الدین سہالوی نے مغل بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر کے دور میں کیں اور اسے مدرسہ فرنگی محل میں نافذ کیا، یہ نصاب واضع کے نام سے ہی درس نظامی کے نام سے معروف ہوا[4]۔

### درس نظامی میں شامل کتب

ا۔ تفسیر: جلالین، تفسیر بیضاوی

2-حدیث: مشکوۃ المصابیح،

3۔ فقہ: ہدایہ، شرح وقایہ۔

4۔اصول فقہ: توضیح تلویح، نوار الانوار مسلم الثبوت

5۔ نحو: نحو میر، شرح مائۃ عامل، ہدایہ النحو، کافیہ، شرح جامی۔

6-علم الصرف: میزان منشعب، صرف میر، پنج گنج، زبدہ، فصول اکبری، شافیہ

7۔ بلاغت: مختصر المعانی، مطول

8۔ کلام: شرح عقائد نسفی، شرح عقائد جلالی، شرح مواقف، رسالہ میر زاہد۔

9۔ منطق: قطبی، سلم العلوم، میر قطبی، صغریٰ، کبریٰ، ایساغوجی، تہذیب، شرح تہذیب،

10۔ فلسفہ: شرح ہدایہ الحکمہ، (میبذی) صدرا، شمس بازغہ،

11۔ ریاضی: فلکیات، خلاصہ الحساب، تحریر اقلیدس، تشریح الافلاک، رسالہ قوشجیہ، شرح جمعینی،[5]۔

ملا نظام الدین ایک جید عالم تھے اور حنفی المسلک ہونے کے باوجود انہوں نے اس نصاب کی ترتیب میں انتہائی وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا اور اس میں شافعیہ، مالکیہ یہاں تک کہ فلسفہ و منطق پر شیعیہ حضرات کی بھی بعض کتب شامل نصاب کیں، چنانچہ ان کا مرتب کردہ نصاب پورے برصغیر کے مدارس میں بہت تیزی سے پھیل گیا، اور انگریز دور حکومت میں جب مسلمانانِ برصغیر نے 1866ء میں دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی تو اسی نصاب میں کچھ ترامیم کر کے اسے نافذ کیا گیا، کیوں کہ ان علماء کے سامنے اس سے بہتر کوئی اور نمونہ موجود نہیں تھا۔

قیام پاکستان کے بعد بہت سے علماء نے دینی مدارس قائم کیے تو انہوں نے ان مدارس میں اسی نصاب کو نافذ کیا، مختلف مکاتب فکر کے علمائے پاک و ہند کا اپنے مدارس میں درس نظامی کے نصاب کو رائج کرنے کی وجوہ درج ذیل تھیں۔

1-اکثر علماء نے خود بھی اسی نصاب کے تحت تعلیم حاصل کی تھی۔

2-اس نصاب میں بریلوی، دیوبندی، یا شیعہ سنی کے حوالے سے کوئی فرقہ وارانہ مواد موجود نہیں تھا اس لئے تمام مکاتب فکر نے بنیادی طور پر اسے ہی اپنے مدارس میں نافذ کیا[6]۔

واقعہ یہ ہے کہ پاکستان میں اس وقت بھی تمام مکاتب فکر کے مدارس میں کچھ ترامیم کے ساتھ بنیادی طور پر یہی نصاب تعلیم رائج ہے۔ پاکستان میں مختلف مکاتب فکر نے اپنے دینی مدارس کے بورڈز بنائے ہوئے ہیں، جن میں تنظیم المدارس، وفاق المدارس العربیہ، وفاق المدارس السلفیہ، وفاق المدارس الشیعیہ، اور رابطۃ المدارس اہم دینی تعلیمی بورڈز ہیں۔ ذیل میں اسی ترتیب سے ان بورڈز میں رائج نصاب سیرت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

## تنظیم المدارس اھل سنت پاکستان

تنظیم المدارس بریلوی مکتب فکر کے مدارس کا تعلیمی بورڈ ہے، یہ 1960ء سے قائم ہے اس میں درس نظامی کا آٹھ سالہ نصاب پڑھایا جاتا ہے جس میں 80 سے زائد کتب نصاب میں شامل ہیں۔[7]

نصاب سیرت

تنظیم المدارس کے پورے نصاب کا جائزہ لیا جائے تو اس میں سیرت کی صرف ایک کتاب درس نظامی کے پہلے سال یعنی ثانویہ خاصہ سال اول میں شامل ہے۔

ثانویہ خاصہ سال اول (برائے طلبہ) سیرت رسول عربی (پہلے چار ابواب) از نور بخش توکلی

درجہ ثانویہ خاصہ (برائے طالبات) (سیرت رسول عربی۔۔از باب اول تا آخر باب پنجم [8]

## سیرت رسول عربی کا تعارف

**سیرت رسول عربی** ﷺ: سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر نہایت مقبول ترین اور مستند معلومات پر مشتمل کتاب ہے۔

مصنف: اس کتاب کے مصنف علامہ نور بخش توکلی ہیں۔

**کتاب کا خاکہ:**

سیرت رسول عربی ﷺ ایک مقدمہ، دس ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلے حصے میں ملک عرب کا جغرافیہ بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں عرب کی قدیم تاریخ کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

- پہلا باب: برکات نور محمدی ﷺ
- دوسرا باب: حضور سید دو عالم ﷺ کا نسب مبارک اور ولادت باسعادت سے بعثت تک کے حالات
- تیسرا باب: بعثت شریفہ سے ہجرت تک
- چوتھا باب: ہجرت سے وصال تک
- پانچواں باب: وصال مبارک اور حلیہ مبارک
- چھٹا باب: اخلاق عظیمہ
- ساتواں باب: معجزات نبی ﷺ پر مشتمل ہے۔

- آٹھواں باب: نبی اکرم ﷺ کے فضائل و خصائص، اس باب میں حضور سرور عالم ﷺ کی ایک سو پچیس خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور قرآن پاک سے پندرہ ایسی مثالیں پیش کی گئی ہیں کہ کفار نے نبی اکرم ﷺ پر اعتراض کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا۔
- نواں باب: ازواج مطہرات اور اولاد کرام
- دسواں باب: اس باب میں امت پر آنحضرت ﷺ کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔
- خاتمہ: نبی ﷺ سے حیات طیبہ میں ولادت سے پہلے اور وصال شریف کے بعد دنیا و آخرت میں توسل کے مستحسن ہونے کا اثبات۔
- اس کتاب میں حواشی کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ کتاب ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور کی طبع شدہ ہے اور اس کے کل صفحات کی تعداد 550 ہے۔

**وفاق المدارس العربیہ**

پاکستان کے تمام دینی تعلیمی بورڈز میں سب سے قدیم وفاق المدارس العربیہ ہے، یہ 1959ء پاکستان کے مشہور شہر ملتان میں قائم ہوا تھا، اس وقت اس کے تحت بیس ہزار چھ سو چھپن مدارس رجسٹرڈ ہیں، جن میں ستائیس لاکھ گیارہ ہزار چار سو ترانوے طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔[9]

وفاق المدارس العربیہ کے درس نظامی کے آٹھ سالہ نصاب میں مختلف علوم و فنون پر 80 کتب شامل ہیں لیکن ان میں خالص فنی اعتبار سے سیرت پر لکھی ہوئی کوئی ایک کتاب بھی شامل نہیں ہے البتہ بورڈ نے مڈل کے مساوی متوسطہ کا تین سالہ نصاب ترتیب دیا ہوا ہے، جس میں متوسطہ سال دوم سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع رح اور متوسطہ سال سوم "سیرت الرسول" مرتبہ وفاق المدارس نصاب کا حصہ ہے۔[10]

## سیرت خاتم الانبیاء کا تعارف

مفتی محمد شفیع کی تصنیف کردہ یہ کتاب سیرت پر یہ ایک مختصر مگر مستند رسالہ ہے جو ابتدائی درجات کے طلباء کے لئے یقینا بہت مفید ہے، اس کتاب کے ایک سو تیس صفحات ہیں، ادارۃ المعارف کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

تبویب: یہ کتاب بہت مختصر ہے۔اس میں ولادت کے علاوہ مکی زندگی کا مختصر اجائزہ لیا گیا ہے، مدنی زندگی کے بعض واقعات کے ساتھ مغازی اور سرایا کا بھی مختصر ذکر موجود ہے۔

وفاق المدارس کے متوسطہ (مڈل) کے تیسرے سال میں "سیرت رسول" کے نام بورڈ نے ایک درسی کتاب ترتیب دی ہے جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ یقینا مستند بھی ہے، اس میں بھی سیرت کی بنیادی معلومات بہت احسن انداز میں بیان کی گئی ہیں۔

## وفاق المدارس السلفیہ

وفاق المدارس السلفیہ اہل حدیث مکتب فکر کے مدارس کا بورڈ ہے جن کا موجودہ نصاب 2000ء میں منظور ہوا اور اب تک یہی جاری ہے، اس میں مختلف علوم وفنون پر مشتمل مجموعی طور پر 80 کے قریب کتب موجود ہیں، جن میں دو کتب سیرت پر بھی شامل ہیں، ثانویہ عامہ کے پہلے سال طلبہ وطالبات کے نصاب میں قاضی سلیمان منصور پوری کی کتاب "مہر نبوت" جب کہ دوسرے سال میں سید سلیمان ندوی کی "رحمت عالم" شامل ہے۔[11]

## کتب کا تعارف

مہر نبوت قاضی سلیمان منصور پوری کا ایک چھوٹا سا اسی صفحات پر مشتمل اردو زبان میں مختصر رسالہ ہے جو یقینا بچوں کے لئے بہت مفید ہے، اس میں مصنف نے سیرت پر مستند ترین معلومات بڑی خوب صورتی سے جمع کی ہیں۔[12]

وفاق المدارس السلفیہ کے نصاب میں شامل سیرت پر دوسری کتاب "رحمت عالم از سید سلیمان ندوی" ہے۔ دو سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب سیرت پر لکھی کتب میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

تبویب: اس کتاب میں عرب کا محلِ وقوع، حضرت ابراہیمؑ کا ذکر، قریش کا تعارف اور مکی زندگی کے پہلو بہ پہلو مدنی زندگی کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ اولاد، ازواج اور شمائل کا بیان بھی مختصرا موجود ہے۔[13]

## رابطہ المدارس الاسلامیہ

جماعت اسلامی کے زیر انتظام اکثر مدارس رابطہ المدارس الاسلامیہ سے الحاق شدہ ہیں، اس کی باقاعدہ بنیاد 1987ء میں رکھی گئی تھی، اس بورڈ کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ دیگر بورڈز کی بنسبت کسی خاص مسلک کا نمائندہ نہیں ہے جیسا کہ خود انہوں نے اپنے تعارف میں بھی اس بات کو بہت نمایاں انداز میں ذکر کیا ہے۔[14]

رابطۃ المدارس نے سولہ سال نصاب ترتیب دیا ہے جس میں پہلے آٹھ سال کا نصاب مڈل سطح کا ہے جبکہ بقیہ آٹھ سالہ نصاب درس نظامی کا ہے، جس میں تقریبا 70 کے قریب کتب ہیں۔ درس نظامی کے پہلے سال یعنی ثانویہ عامہ سال اول میں ایک کتاب "سیرت طیبہ" نصاب میں شامل ہے جب کہ مڈل سطح کے ساتوں سال میں سیرت خاتم الانبیاء مفتی محمد شفیع صاحب کی شامل ہے۔[15]

سیرت خاتم الانبیا از مفتی شفیع کے بارے میں پہلے بات کی جاچکی ہے۔

ثانویہ عامہ سال اول میں "سیرت حیات طیبہ" شامل ہے۔

## وفاق المدارس الشیعہ

وفاق المدارس الشیعہ کا طلباء طالبات کا نصاب چار حصوں پر مشتمل ہے جس میں کل 35 کتب شامل نصاب ہیں ،ان کے پہلے سال میں طلبہ وطالبات کے نصاب میں صرف ایک کتاب سیرت پر "رہنمایان اسلام" شامل ہے۔[16]

یہ کتاب دو سو صفحات پر مشتمل ہے لیکن اس میں آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ پر صرف پندرہ صفحات ہیں باقی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بارہ اماموں کے فضائل ومناقب کو بیان کیا گیا ہے۔

## مدارس میں رائج نصاب سیرت کا جائزہ

تمام مکاتب فکر کے نصاب کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام بورڈز نے مطالعہ سیرت کو اپنے نصاب میں کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ پاکستان کے سب سے زیادہ مدارس کے بورڈ وفاق المدارس العربیہ کے آٹھ سالہ نصاب کو دیکھا جائے تو اس میں برائے راست فن سیرت پر کوئی ایک کتاب بھی موجود نہیں ہے،البتہ مڈل لیول کے نصاب کے دوسرے سال سیرت خاتم الانبیاء اور تیسرے سال میں سیرت رسول (درسی کتاب) موجود ہے، یہ دونوں کتابیں مڈل لیول کے طلباء کی ذہنی سطح کے اعتبار سے اچھی کتب ہیں لیکن ان سے قطعا مطالعہ سیرت کا حق ادا نہیں ہوتا اور علم سیرت کا تعارف ودیگر فنی مباحث تو نصاب کا حصہ ہی نہیں ہیں تو ان کا حق کیا ادا ہوگا؟۔

تنظیم المدارس اور رابطۃ المدارس کے پہلے سال میں ایک ایک کتاب سیرت پر شامل ہے لیکن وہ بھی اسی سطح کی کتب ہیں جو وفاق المدارس العربیہ کے مڈل لیول پر پڑھائی جاتی ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان دونوں بورڈز نے ایک ایک کتاب درس نظامی کے آٹھ سالہ نصاب میں شامل کی ہے، معیار کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

وفاق المدارس الشیعہ نے بھی باقاعدہ علم سیرت کے عنوان کے تحت ایک کتاب اپنے پہلے سال کے نصاب میں شامل کی ہے لیکن حقیقت میں جو کتاب ان کے نصاب کا حصہ ہے اسے سیرت کی کتاب نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ تاریخ یا مختلف شخصیات کے تعارف کی کتاب ہے جس میں آپ ﷺ کے تعارف پر صرف پندرہ صفحات ہیں، جو کہ سیرت کے عنوان سے لکھی گئی کسی کتاب میں انتہائی تشنہ ہیں۔

وفاق المدارس السلفیہ کے درس نظامی کے آٹھ سالہ نصاب میں دو کتابیں شامل ہیں جو باقی تمام بورڈز کے مقابلے میں درس نظامی کے نصاب میں شامل نصاب سیرت سے زیادہ ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیت ہے یہ دونوں کتابیں بھی انتہائی مختصر ہیں جو ایک عالم دین کے مطالعہ سیرت کی ضرورت کو کسی طور پر بھی پورا نہیں کرتیں۔

تمام وفاقوں کے نصاب سیرت کے جائزے کے بعد مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔

1- مدارس دینیہ نے اپنے نصاب میں علم سیرت کو اس کے شایانِ شان جگہ نہیں دی۔

2۔ جو کتب سیرت ان کے نصاب میں شامل ہیں وہ بلکل ابتدائی سطح کی ہیں یہی وجہ ہے ان بورڈز نے بھی انہیں مڈل لیول یا درس نظامی کے پہلے سال میں ہی رکھا ہے سوائے وفاق المدارس السلفیہ کے کہ ان کی ایک کتاب دوسرے سال میں بھی شامل ہے، لیکن علمی سطح کے اعتبار سے وہ بھی دوسرے بورڈز کے برابر ہی ہے۔

3۔ مدارس کے نصاب میں موجود کتب کا جائزہ لینے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہ کتب ایک عالم دین کی مطالعہ سیرت کی ضروت کو کسی طور پر بھی پورا نہیں کرتیں۔

4- تمام وفاقوں کے نصاب میں شامل کتب سیرت کے مواد کا عصری تعلیمی اداروں سے موازنہ کیا جائے تو وہ گیارہویں کلاس کی درسی کتاب سے زیادہ نہیں ہے۔

5۔ علم سیرت کے حوالے سے مستشرقین کے مختلف قسم کے اعتراضات اور منفی پروپگنڈے کے جوابات دینے کی صلاحیت ان کتب سیرت سے پیدا نہیں ہوتی۔

بہر حال درج بالا بحث کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ علماء آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ناواقف ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی حقیقت ہے سیرت پر جتنی بھی بہترین اور مستند ترین کتب ہیں وہ علماء ہی کی لکھی ہوئی ہیں۔ کیوں کہ مدارس کے نصاب میں اگرچہ خاص علم سیرت پر کوئی اہم اور بنیادی کتاب موجود نہیں ہے لیکن سیرت کا مستند ترین اور زیادہ حصہ وہ

قرآن وحدیث کی شکل میں پڑھ لیتے ہیں، اور شائد یہی وجہ ہے کہ تمام مدارس نے علم سیرت کی کسی بنیادی کتاب کی ضرورت محسوس نہیں، کیوں کہ علم سیرت کے سب سے بنیادی اور مستند ترین مآخذ قرآن، حدیث اور کتب شمائل ہیں۔ جو تمام مدارس کے نصاب کا بہت اہم حصہ ہیں۔

## عصری تحدیات

### معاشرتی وسماجی مسائل

ہر دور کی اپنی ضروریات اور علمی چیلنجز ہوتے ہیں، دور حاضر میں علم معاشرت اور سماجیات عصر حاضر کے علوم میں سے ایک اہم علم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جس میں انسان کے باہم تعلقات اور مختلف معاشرتی اداروں کی ساخت اور ان کی ضرورت واہمیت پر بحث کی جاتی ہے، عصر حاضر میں اس کے مختلف پہلوؤں پر مطالعہ کیا جارہا ہے۔ چنانچہ بہت سے سیرت نگاروں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ رسول اکرم ﷺ کے معاشرے کو دیکھا جائے اور اس سے مکمل راہنمائی لی جائے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "خيرالقرون قرني"[17]

اس معاشرے کی کیا خصوصیات تھیں ؟آپ ﷺ نے فکر وعقیدہ کی بنیاد کیسے رکھی ؟کس طرح پورے معاشرے کو تبدیل کیا؟رسم ورواج کس طرح کے تھے ؟ باہمی تعلقات کی نوعیت کیا تھی؟اس معاشرے میں وحدت ویکجہتی کیسے پیدا ہوئی؟ کیسے انہوں نے عالمی طاقتوں کو شکست سے دوچار کیا؟۔

ان سوالات پر غور فکر کرنا ویسے تو ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے لیکن سب سے زیادہ اس کی ذمہ داری علماء پر عائد ہوتی ہے، اور یہ تبھی ممکن ہو گا جب اس حوالے سے ان کے نصاب میں سیرت پر بنیادی اور جدید اسلوب والی کتب موجود ہوں۔

عالم اسلام کے معروف محقق اور نامور سیرت نگار ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی اس بارے میں لکھتے ہیں:

> سیرت نبوی ﷺ سے متعلق یوں تو ہر قسم کی معلومات سرمہ بصیرت ہیں، لیکن سماجی معاملات، معاشرتی امور اور تہذیبی چیزیں معاصر مسلم سماج کے لئے ناگزیر بن گئی ہیں۔ کیوں کہ یہ مسلم معاشرے کے لئے اسوۂ حسنہ پیش کرتی ہیں۔[18]

## اخلاقی مسائل

گہرائی کے ساتھ مطالعہ سیرت کے نہ ہونے کے سبب ہمارے نوجوان علماء میں بہت سے اخلاقی مسائل مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

وسعت قلبی کا فقدان: سیرت نبوی ﷺ کے مطالعے سے انسان میں وسعت قلبی اور ذہنی کشادگی پیدا ہوتی ہے جو ہر دور میں اور خاص کر آج کے دور میں اتحادِ امت کے لئے بہت ضروری ہے۔

## عدم برداشت

آپ ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے انسان میں جہاں ذہنی و قلبی وسعت پیدا ہوتی ہے وہاں انسان میں برداشت کا بہت اعلی ملکہ بھی پیدا ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس کے سامنے آپ ﷺ کی پوری زندگی ہوتی ہے چناچہ انسان دیکھتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہود و نصاری، مشرکین و منافقین ،دوست و دشمن،امیر و غریب کے ساتھ کیسا معاشرتی واخلاقی برتاؤ کیا۔

## مستشرقین کے اعتراضات

پوری دنیا میں مستشرقین اپنا پورا زور اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ کسی بھی طریقے سے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ مسلمانوں کی عقدیت ختم یا کم کی جاسکے ،اس لئے وہ مختلف قسم کے بیہودہ اعتراضات اور علم سیرت پر شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں،اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے مدارس کے نصاب میں علم سیرت کا اس قدر اضافہ کیا جائے تاکہ ان کے اعتراضات کا ہر سطح پر مدلل جواب دیا جاسکے۔

## مغرب سے مرعوب طبقہ

مستشرقین نے اپنی تحریروں سے جو بے شمار غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ان کا ایک مجموعی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں میں عام تعلیم یافتہ طبقہ جو مغرب سے مرعوب ہے اسلامی تاریخ کو ہی درست خیال نہیں کرتا۔آپ ﷺ کی سیرت کو محض مسلمانوں کے خود ساختہ واقعات قرار دیا جارہا ہے جو عقیدت و محبت کی بنیاد پر مسلمانوں نے لکھے ہیں۔ مسلمانوں میں یہ ساری خرابیاں اس لئے پیدا ہوئیں کہ مستشرقین نے طرح طرح کے حملے ذات اقدس پر کیے ہیں اور ان سب حرکات

کا بنیادی مقصد مسلمانوں کی عقیدت و محبت اور آپ ﷺ کے ساتھ والہانہ وابستگی کو کمزور کرنا ہے۔ ان کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ اس تعلق و محبت کی علمی بنیادیں کمزور کر دی جائیں۔

اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے نصاب میں یہ ساری مباحث شامل ہوں، مستشرقین کے اعتراضات ہمارے سیرت نگاروں کے سامنے ہوں تو جوابات دینے کی ضرورت نہیں بلکہ سیرت کو ایسے انداز میں بیان کیا جائے کہ اعتراض پیدا ہی نہ ہو۔

## مدارس کے نصابِ سیرت میں بہتری کی تجاویز

ذیل میں چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں جو یقیناً مدارس کے نصاب سیرت میں بہتری کا سبب بنیں گی۔

1. سیرت رسول کا معاشرتی حصہ خاص طور پر نصاب میں شامل ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کی معاشرتی مسائل میں صحیح اور مکمل رہنمائی ہو سکے۔
2. مدارس میں فقہ و حدیث اور تفسیر میں تو تخصصات ہوتے ہیں لیکن سیرت میں تخصص کی کوئی مثال ہمارے علم میں نہیں ہے اس لئے مدارس میں بھی علم سیرت پر تخصصات کی اشد ضرورت ہے۔
3. جدید اسالیب سیرت نگاری کا مکمل تعارف اور مطالعہ مدارس کے نصاب شامل ہو۔
4. سیرت نبوی کے تربیتی پہلو کا بطور خاص مطالعہ بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
5. بین الاقوامی تعلقات کے اصول وضوابط، حدود و قیود اور تقاضے سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں نصاب میں شامل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ کیوں کہ موجودہ عالمی تناظر میں یہ ایک بہت اہم موضوع ہے تاکہ ہم دنیا کو بتا سکیں کہ امن عالم کے بارے میں آپ ﷺ کا ذاتی رجحان کیا تھا اور آپ ﷺ کی کاوشیں اس حوالے سے کیا تھیں اور آپ ﷺ کا اس حوالے سے دوسری اقوام کے ساتھ طرز عمل کیا تھا۔
6. عصری مسائل کے تناظر میں مطالعہ سیرت کی ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں انسانیت کو اور خاص طور پر مسلم امہ کو درپیش مسائل کو سامنے رکھ کر مطالعہ سیرت کی ضرورت ہے۔ تاکہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے انسانیت کو اپنے مسائل کا حل مل سکے۔

## خلاصہ بحث و نتائج

اس ساری بحث کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ پاکستان میں دینی مدارس کے تمام بورڈز کا موجودہ نصابِ سیرت انتہائی مختصر ہے جو عصرِ حاضر کی علمی و عملی ضرویات کو بالکل پورا نہیں کرتا ہے،اور مطالعہ سیرت کی کمی کی بنا پر علماء میں جائز وناجائز کی مباحث تو بہت زور و شور سی چلتی ہیں لیکن حسن معاشرت، سماجی تعلقات اور نبی کریم ﷺ کے دعوتی واخلاق اسلوب سے دوری نمایاں نظر آتی ہے،اس لئے ضروت اس امر کی ہے تمام بورڈز اپنے اپنے نصابوں کا از سر نو جائزہ لیں اور نصاب سیرت کو عصری تقاضوں اور علمی چیلنجز کے مطابق ترتیب دیں۔

## حوالہ جات و حواشی

[1]: مزید تفصیل کے لئے دیکھیے: ندوی، ابوالحسنات، ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں، امرتسر، 1922ء، 20-90

Abul Hsnat, Hendestan ki Qdeem dresgahin, Amretser,1992,p20-90

[2]: دیکھیے: گیلانی، مناظر احسن، ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، دہلی، 1944ء، ج 1، ص 317

Geelani, Mnazer Ahsen, Hendestan min Muselmanon ka Nzam E Tealeem u terbeyet,Dehli,1944,Vo1,pg317

[3]: ایضا. ج 1، ص 318

[4]: صدیقی، بختیار حسین، پروفیسر، برصغیر پاک وہند کے قدیم عربی مدارس کا نظام تعلیم، ادارہ ثقافۃ اسلامیہ، لاہور، 2009ء، ص 20

Seddeqi,Bukhtiyar Hussian,Professor,Bersagir Pak oHind ka Qadeem Aerbi Madres ka Nezam e tealeem, Idarh Sqafet e Islamia,Lahore,2009,Pg20.

[5]: اقرار اہی پروفیسر، تذکرہ مصنفین، درس نظامی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص 52

Ieqrar Rahi,Professor, Tezkrha Musenefin Ders e nzami,Mektba Rehmania,Lahore, Pg 52.

[6]: محمود احمد غازی، ڈاکٹر، مسلمانوں کا دینی و عصری نظام تعلیم، الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ، 2009ء، ص 61

Gazi, Mehmood Ahmad, Doctor,Muslmanon ka Deni wa Aesri nzam e tealeem,Aeseraia akadmi,Gujranwalah,2009,Pg61.

[7]: https://tanzeemulmadaris.com/Download.aspx

[8]: https://tanzeemulmadaris.com/Download.aspx

:[9] تعارف وفاق المدارف العربیہ پاکستان، ناشر: مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، گارڈن ٹاون، ملتان، ص3،4

Taref e wafaqulmadares Alaerbia Pakistan,publisher, Merkzi office Taref e wafaqulmadares Alaerbia Pakistan,Garden Twon,Multan, Pg3,4.

:[10] تفصیل کے دیکھیے: تعارف وفاق المدارف العربیہ پاکستان، ناشر: مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، گارڈن ٹاون، ملتان، ص15-25

Taref e wafaqulmadares Alaerbia Pakistan,publisher, Merkzi office Taref e wafaqulmadares Alaerbia Pakistan,Garden Twon,Multan, Pg15-25.

:[11] نصاب-علوم-اسلامی/http://www.wmsp.edu.pk

http://www.wmsp.edu.pk/ Nesab- uloom- Islami

:[12] تفصیل کے لئے دیکھیے: منصور پوری، محمد سلیمان سلمان، مہرنبوت، ریاض، سعودی عرب، دارالسلام، 1430ھ، ص3،4

Mesor Puri, Muhammad Suliman Selman, Muhr e Nbwet,Ryadh, Saudi Aerb,Darussalam,1430, Pg3,4.

:[13] تفصیل کے لئے دیکھیے: سلیمان ندوی، رحمت عالم، الریاض، سعودی عرب، دالسلام، 1428ھ، ص12-16

Suliman NedviRehmet e Aalem,Ryadh, Saudi Aerb,Darussalam,1428, Pg12-16.

[14]: http://www.rabtatulmadaris.com.pk

[15] : http://www.rabtatumadaris.com.pk/ur/syllabusb.php

[16]: http://wmshia.com/uploads/misc/nasaab.jpg

:[17] بخاری، محمد بن اسماعیل ، الجامع الصحیح، کتاب الشہادات، بَابٌ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ، رقم الحدیث: 2652

Bukhari, Muhammad bin Ismail, al Jamia Alsahi, ktab ul Shahadat, Bab La yeshed ala Shadtun Jwaren iza aeshed, Hadeth no, 2652.

:[18] صدیقی، محمد یسین مظہر، نبی کریم ﷺ اور خواتین–ایک سماجی مطالعہ، نشریات، لاہور، 2008ء، ص xiii

Sedqi, Muhammad Yasin Mezher, Nebi kreem awr Khwateen- Aik Samji Mutaleh, Neshriyat, Lahore. 2008. Pg xiii